ISSN 2231-3249

New Voices

Multilingual International Refereed Journal of Multidisciplinary Studies

Volume - II Issue - VII Dec. 2014

Editor
Dr. Parvez Aslam

Scanned by CamScanner

فہرست

شمارہ نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
1	سردار جعفری کی شاعری میں وطنیت اور قومی یکجہتی کا تصور	ڈاکٹر صدیق محی الدین	1
2	میر غلام علی آزاد بلگرامی ۱۱۱۶ھ۔۱۲۰۰ھ	ڈاکٹر عبدالشکور قاسمی	8
3	۱۸۵۷ئ کی پہلی جنگِ آزادی اور اُردو شاعری	سید عمادالدین اختر	11
4	(شیخ الاسلام حضرت مولانا) حسین احمد مدنیؒ	عبدالصمد	16
5	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ	عبدالصمد	20
6	ایک نمائندہ تنقید نگار: احتشام حسین	عافیہ عظمیٰ	2
7	پائندہ اقمار فکریات	ہاجرہ بانو	27
8	حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ بحیثیت محدث، فقیہ و مدرس	محمد عبداللہ خواجہ مین	31
9	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فن اور شخصیت	محمد فرمان رفیق احمد عبدالشکور حسینی	36
10	ترقی پسند اُردو افسانہ اور اُردو افسانوں میں شہری زندگی کے مسائل	سیّد معراج علی	43
11	نئی غزل کے معتبر شاعر اشفاق انجم	محمد یاسین اعظمی	47
12	۱۸۵۷ئ کی پہلی جنگِ آزادی اور اردو شاعری	سید امام الدین سید اختر	51
13	جودة الحياة النفسية وعلاقتهاببعض المتغيراتلدى عينة من أيتام مؤسسات الرعايةالاجتماعيةفي الجمهوريةاليمنية	أ/صادق عبده حسن	57
14	الخصائص البدنية والفسيولوجية وعلاقتها بمستوى الأداء المهاري لطلاب كلية التربية البدنيةوالرياضيةبالجمهوريةاليمنية	حسام الدين غيلان سيف عون	65

Scanned by CamScanner

میر غلام علی آزاد بلگرامی ۱۱۱۶ھ۔۱۲۰۰ھ

ڈاکٹر عبدالشکور قاسمی

میر غلام علی نام آزاد تخلص تھا۔ سید محمد صغریٰ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مرید تھے اور سلطان التمش کے دربار سے تعلق تھا۔ آزاد بلگرامی کا سلسلۂ نسب سید محمد صغریٰ تک پہنچتا ہے۔ آزاد بلگرامی نے اپنے نسب کے بارے میں اس طرح لکھا ہے ''آزاد الحسینی نسبتاً والواسطی اصلاً والبلگرامی مولداً ومنشأً والحنفی مسلکاً والچشتی طریقۃ''۔

آپ بروز یکشنبہ ۲۵ر صفر ۱۱۱۶ھ محلہ میدان پورہ بمقام بلگرام پیدا ہوئے آپ نے کتب درسیہ سید طفیل محمد بلگرامی سے پڑھیں جو اس زمانے کے مشہور استاذ تھے۔ عروض وقافیہ اور ادب کی بعض کتابیں میر سید محمد سے پڑھیں جو ان کے ماموں تھے۔ اپنے نانا سید عبدالجلیل بلگرامی سے لغات وحدیث کی کتابیں پڑھیں شیخ حیات سندھی سے مدینہ منورہ پہنچ کر صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔ شیخ عبدالوہاب طنطاوی مصری سے مدینہ منورہ میں احادیث کا درس لیا۔ آپ کے آزاد تخلص سے خوش ہو کر شیخ طنطاوی مصری نے یوں فرمایا انت من عتقاء اللہ تعالیٰ۔ شیخ لطف اللہ الحسینی بلگرامی سے اصلاحی تعلق تھا۔ آپ کا شمار مشاہیر علماء ہند میں ہوتا ہے آپ اپنے زمانے کے نحو، لغت، شعر، علم بدیع، تاریخ سیر وانساب کے عالم بے بدل تھے۔ آپ نے کافی وقت اورنگ آباد میں گذارا اور یہیں پر آپکا انتقال بھی ہوا۔ نظامِ دکن آصف جاہ کے فرزند ناصر جنگ کو آپ سے خاص تعلق تھا اور سفر حضر میں آپ کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ریاستِ حیدرآباد کی باگ ڈور جب ناصر جنگ کے ہاتھ آئی تو اس نے انکو بڑے منصب کی پیشکش کی تو آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا۔ **ھذه الدنیا کمثل نھر** ''طالوت'' غرفۃ منہ حلال'' **و الزیادۃ علیھا حرام** ''یعنی اس دنیا کا معاملہ نہر طالوت کی طرح ہے کہ اس میں سے ایک چلو تو حلال ہے۔ اور اس سے زیادہ حرام ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا بقدر ضرورت کافی ہے اور اس میں زیادہ انہماک نقصان دہ ہے۔

آپ کی تصنیفات جلیلہ:۔

۱) ضوء الدراری شرح بخاری، کتاب الزکوٰۃ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان آپ مشہور ومعروف تصنیف ہے۔ تسلیۃ الفواد فی عقائد آزاد (عربی قصائد کا مجموعہ) شفاء العلیل اس میں دیوان متنبی کے نقائص کو بیان کیا ہے۔ غزالانِ ہند، سروآزاد، یدِ بیضاء، خزانۂ عامرہ، روضۃ الاولیاء، اس کتاب میں اورنگ آباد کے مشائخِ چشتیہ کے حالات وواقعات ہیں۔ ماثر الکرام فی تاریخ بلگرام یہ بلگرام کے مشائخ اور علماء کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ ''الشجرۃ الطیبہ'' فی انساب السادات، ''مظہر البرکات'' اس میں سترہ حکایات بطرز مثنوی مذکور ہے۔ ''مرآۃ الجمال'' قصیدہ نونیہ فی وصف اعضاء المعشوقۃ یعنی معشوق کے سراپا شعر میں بیان کیا ہے۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو اشعار ہیں۔ آپکا فارسی دیوان ۹ر ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ السبعۃ السیارہ عربی اشعار کے سات دیوان ہیں جس میں تقریباً ۱۰ر ہزار اشعار ہیں۔ جس میں زیادہ تر اشعار مدح نبویؐ میں ہے۔

Scanned by CamScanner

آپ نے آپ ﷺ کی مدح میں جو جدت اختیار کی اور جو شاعری میں آپ کی شان تغزل ہے ہر دو میں آپ کی انفرادی شان ہے۔آپ کو نظم و اشعار پر قدرت کا یہ عالم تھا کہ ایک پورا قصیدہ ایک دن میں آپ لکھ لیتے تھے جس میں تقریباً ۲۱ ر ہزار اشعار ہوتے۔گویا معانی اور اشعار آپ کے سامنے صف باندھے کھڑے ہیں اور آپ انکو منتخب کئے جا رہے ہیں۔

آپ نے حج بیت اللہ اور سفر طائف کے بعد اورنگ آباد کو مستقل اپنا مسکن بنایا آپ کے سفر حج کی تاریخ ''عمل عظیم'' سے نکلتی ہے۔

بقول علامہ شبلیؒ

آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان کے علماء اور ارباب علم وفن کے حالات قلمبند کئے۔آزاد بلگرامی نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی اور اس کا اظہار خود انہوں نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔

جز تو آزاد ندیدم کہ با بن حسن و ادا ۔۔۔ شعر گوید بزبان عربی و عجمی

آپ کے علم وفضل شعر وسخن میں مہارت کا ایک زمانہ قائل تھا جس کا یقین آپکو بھی ہو چلا تھا۔

زصاحبان سخن کست ہچومن آزاد ۔۔۔ کہ در بلاد عرب نیز گشتہ ام مشہور

مگر اس کے باوجود آپ تواضع اور حسن اخلاق کا پیکر تھے۔حاکم لاہوری نے کئی بار آپ سے ملاقات کی وہ آپ کے حسن اخلاق کے معترف تھے۔غزل گوئی میں ان کا خاص اسلوب ہے جس تک دوسرے اصحاب فن کی رسائی مشکل ہے آزاد بلگرامی کی شاعری میں مدحت رسول کا ہی وہ درخشاں پہلو ہے جسکی بناء پر علماء مکہ معظمہ نے آپکو ''حسان الہند'' کا خطاب دیا۔آپ کے مدحیہ قصیدے کے چند اشعار یہ ہیں:

من ای ناحية مجيئتك يا صبا ۔۔۔ ان جِئت من وادی العقيق فمرحبا

انا يانسيم على نوالك شاكر ۔۔۔ شرفتني متفضلا مجتبا

هوافضل الرسل الكرام جمعيهم ۔۔۔ واجلهم قدرا وارفع منصبا

هو صاحب التبليغ اوتی حكمة ۔۔۔ اُتی اولی الالباب دينا اصوبا

(مختار دیوانِ آزاد)

ترجمہ :۔ اے صبا تو کس سمت سے آئی ہے اگر تیری آمد وادئ عقیق کی جانب سے ہے تو خوش آمدید

اے نسیم صبا! تیری نوازش پر میں مشکور ہوں تو نے مہربانی کر کے اور مجھ پر اپنی نظر انتخاب ڈال کر مجھے شرف یاب کیا۔

آپ کو تمام ہی معزز رسولوں میں افضلیت کا مقام حاصل ہے اور قدر و منزلت اور جاہ و منصب کے اعتبار سے سب میں نمایاں اور برتر ہیں۔آپ دعوت و تبلیغ کے ایسے علمبردار ہیں جسے حکمت کی دولت سے نوازا گیا ہے آپ نے عقل و سمجھداریوں کو دین برحق کا

Scanned by CamScanner

عطیہ دیا۔عشق و عاشق کے نشیب و فراز اور ھجر و وصال کے احوال و کوائف کی جو تصویر کشی آزاد کی شاعری میں ملتی ہے وہ آپ کی شاعری کا نشان امتیاز ہے۔مثلاً

فشان المحب عجیب فی صبابته | الهجر تقتله و الوصل یحییه
لولاه ماشاقه عرف الصباسحرا | ولم یکن بارق الظلماء یشجیه

عاشق کا حال حالت عشق میں عجیب ہوتا ہے فراق اُسے مار ڈالتا ہے اور وصال اُسے زندہ رکھتا ہے۔اگر ایسا نہ ہو تو صبح کے وقت بادِ صبا کی خوشبو اس پر شاق نہ گذرے اور نہ تاریکیوں کی کرن غمزدہ و محزون بنائے۔آپ کا ۱۲۰۰ھ میں اورنگ آباد میں انتقال ہوا۔اور خلد آباد میں آپ مدفون ہیں۔''آہ غلام علی آزاد'' سے تاریخ وفات نکلتی ہے۔

حوالۂ جاتِ کتب:۔

۱۔ نزہۃ الخواطر مصنفہ مولانا عبدالحیؒ (صفحہ ۲۰۲ جلد۔۶)

۲۔ ماہنامہ برہان (نومبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۳۴)

۳۔ ماہنامہ برہان (مارچ ۱۹۹۱ء صفحہ ۳۹)

ڈاکٹر عبدالشکور قاسمی

اسسٹنٹ پروفیسر ملیہ سینئر کالج بیڑ،(مہاراشٹر)

Dr. Abdus Shakoor Qasmi

Head Dept. of Arabic, Milliya College Beed. (MS)

Scanned by CamScanner